"صاحب" کی امامت

ہم نے تعلیم گاہوں میں فرنگی پروفیسروں کی امامت قبول کی اور انھوں نے ہماری نئی نسلوں کو دل و دماغ کے اعتبار سے مرتد بنا کر چھوڑ دیا۔ ہم نے تمدن و معاشرت میں "صاحب" کو امام بنایا اور انھوں نے ہمارے گھروں تک کے نقشے بدل ڈالے، حتیٰ کہ ہماری عورتیں تک ان کی عنایت سے اس شان کے ساتھ پھرنے لگیں جس کے ساتھ کبھی ہمارے ہاں کی زنان بازاری بھی پھرنا پسند نہ کرتی تھیں۔ ہم نے قانون میں "صاحب" کی امامت تسلیم کی اور انھوں نے ہم کو وہ قانون دیا جس کی بدولت ہمارے حلال و حرام کے معیار تک بدل گئے، اخلاقی قدریں تک الٹ گئیں، ہمارے نوجوانوں کی آنکھیں اب یہ سن کر حیرت سے پھٹ جانے لگیں کہ زنا کی سزا رجم یا سو کوڑے ہیں، اور چور کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے، اور شراب پینے والا ایسا مجرم ہے کہ اس کی پیٹھ پر کوڑے برسائے جانے چاہییں۔ ہم نے معیشت میں "صاحب" کی امامت مانی تو انھوں نے ہم پر وہ نظام معاشی مسلط کیا جس کی بدولت ہمارے ہاں سود کی حرمت ہی مشتبہ ہو کر رہ گئی، لوگوں کے دماغ یہ سمجھنے سے عاجز ہو گئے کہ یہ لاٹری، یہ انشورنس، یہ بنکنگ بھی کوئی حرام چیزیں ہیں۔ حتیٰ کہ ہماری قوم میں وہ طبقہ پیدا ہوا جس کے لیے زکوٰۃ حرام اور سود حلال ہے۔ ہم نے "صاحب" کو سیاست میں امام مانا تو انھوں نے تاریخ میں پہلی مرتبہ ہم کو غلامی کی مکمل ٹریننگ دی اور ہمیں اتنا ذلیل بنا دیا کہ ہزار برس کے غلام تو اپنی حکومت کے خواب دیکھ سکتے ہیں مگر ہم میں یہ خواب دیکھنے کی بھی جرات نہ رہی۔

اب ہمارے دل میں دنیاے اسلام اور وطن عزیز کی آزادی کا درد اٹھا بھی تو وہ اس فتنہ سامانی کے ساتھ اٹھا کہ "صاحب" کے بجائے ہم "لالہ و پنڈت" کے آگے دست بیعت دراز کر رہے ہیں۔ اس کی ابھی ابتدا ہے اور ابھی سے بس بھری فصل کٹنی شروع ہو گئی ہے ------ ان نتائج کو دیکھ لینے کے بعد اس منبع فتنہ و ضلالت سے جس کا نام امامت غیر مسلم ہے، کسی خفیف سے خفیف درجے میں بھی مصالحت کا خیال نہیں کیا جا سکتا --- کیا ان کروڑوں کلمہ گوؤں کی آبادی میں سے چند مردان حق بھی ایسے نہ نکلیں گے جو کھڑے ہو کر صاف اعلان کر دیں کہ اطاعت اور اتباع صرف اللہ اور اس کے قانون کے لیے ہے، اور جو اس قانون کو نہیں مانتا اس سے ہماری جنگ ہے، خواہ وہ باہر سے آیا ہو یا اسی سرزمین سے ابھرا ہو؟

(اشارات، سید ابوالاعلیٰ مودودی، **ترجمان القرآن**، جلد ۱۴، عدد ۱، محرم ۱۳۵۸ھ، مارچ ۱۹۳۹ء، ص ۱۱-۱۳)۔